بھٹو خاندان کی خاتون اول نصرت بھٹو ایک مرقع عبرت

موت کا نشتر ہر ذی روح اور ہر نفس کو چکھنا ہے۔ کیا شاہ اور کیا گدا؟ کیا انس وجن؟ اور کیا مرغ و ماہی؟ سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی بیوی سابق وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو کی والدہ اور موجودہ صدر پاکستان آصف علی زرداری کی ساس نصرت بھٹو بھی طویل ترین علالت کے بعد گزشتہ دنوں غریب الوطنی میں دبئی کے ایک اسپتال میں ایسی حالت میں انتقال کر گئیں کہ بقول ان کی پوتی فاطمہ بھٹو کہ مرتے وقت انکے پاس خاندان کا کوئی فرد موجود نہ تھا۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ اس قدر سیاسی قدآور شخصیات کے خاندان کی اہم ترین خاتون کو بے یارومددگار وطن سے دور ایک اسپتال میں ایسی حالت میں مرنے کیلئے چھوڑ دیا گیا تھا جہاں اس کا کوئی عزیز و رشتہ دار اسکے پاس نہ تھا اور نہ جا سکتا تھا۔ اس قدر دولت و طاقت کے باوجود دیار غیر میں زندگی کے آخری شب و روز تن تنہا کاٹنا انسان کو بہت کچھ سوچنے کیلئے مجبور کرتا ہے۔ نصرت بھٹو نے عروج و زوال کے کئی ادوار اپنی زندگی میں دیکھے' اقتدار اکثر و بیشتر اس کے گھر کی لونڈی بن کر رہا اور ثروت و شہرت اسکے غلام بن کر اس کی دہلیز کے باہر کھڑے رہے۔ عالمی لیڈر بھٹو کی بیوی کا اعزاز خاتون اول کے لقب کا طمطراق شوہر نامدار کے ساتھ دنیا بھر کے اسفار اور ایوان سیاست و اقتدار کی رانی کی حیثیت اور آزادانہ مغربی بود و باش اختیار کرنے کی وجہ سے ان کا شمار دنیا بھر کی اس وقت کی نمایاں بااثر خواتین میں ہوتا تھا۔ لیکن وقت کا دھارا صدا ایک سا نہیں رہتا اور عروج کا ستارہ عین کمال کے وقت کبھی کبھی ٹوٹ جاتا ہے اور دنیا کی عارضی خوشی وانبساط کے لمحے سطح آب پر ابھرتے ہوئے پانی کے بلبلے کی مانند جلد ہی ٹوٹ کر گزر جاتے ہیں اور کوچہ اقتدار میں کبھی کبھی سورج شام ڈھلنے سے پہلے ہی زوال ظہر کے وقت ہی کبھی کبھی غروب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ نصرت بھٹو بھی بھٹو کی پھانسی کے بعد مشکلات کا شدید شکار ہو گئیں اور ان کی زندگی کی لو کو کم کرنے میں ان پے در پے غموں اور حوادثات کے طوفانوں کا بڑا عمل دخل شامل رہا۔ اور انہوں نے کئی مواقع پر جرات و استقامت کیساتھ حالت کے جبر کا مقابلہ بھی کیا۔ بھٹو کی پھانسی کے بعد ایم آر ڈی کی تحریک میں انکی جدوجہد پاکستان کی سیاسی اور خواتین کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ بعد میں نوجوان بیٹے شاہنواز بھٹو کے قتل اور پھر ان کی امیدوں کا آخری بڑا سہارا میر مرتضیٰ بھٹو کا قتل (جبکہ اس کی بہن بے نظیر بھٹو کے اقتدار کا سورج پوری آب و تاب پر تھا) نے ان کی صحت کو بری طرح متاثر کیا پھر بعد میں پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن کی حیثیت کے جبری خاتمے کے بعد تو آپ مکمل زندگی سیاست اور پیپلز پارٹی سے کنارہ کش ہو گئیں۔ اور آپ کو بیماری کے باعث بے نظیر بھٹو کے المناک قتل کے بارے میں مرتے دم تک کچھ پتہ نہ چل سکا۔ بہرحال بھٹو خاندان کی تاریخ بھی کسی مغلیہ اور عباسی خاندان کی تاریخ سے ملتی جلتی ہے۔ جہاں رشتوں' ناتوں کو تخت شاہی کے حصول کے لئے مقدم جانا گیا اور اکثر افراد کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا گیا یا جیتے جی قید تنہائی میں مرنے کے لئے ڈال دیا گیا۔ ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو